قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲

نمبر ۱۴۸ | مورخہ ۲۳ جون سنہ ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۷ صفر سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ۲۰۔ اور ۲۱۔ جون کی درمیانی شب کچھ حرارت ہوگئی۔

حضور کے حرم ثانی کو ابھی تک روزانہ حرارت ہوجاتی ہے احباب دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

۲۰۔ جون زمیندارہ کانفرنس لائل پور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک مضمون پڑھنے کے لئے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری روانہ ہوئے۔

۲۱۔ جون مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل اپنے علاقہ ضلع سیالکوٹ میں۔ اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ضلع گورداسپور میں تبلیغی دورہ پر روانہ کئے گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر وقت موت کیلئے تیار رہو

" دیکھو۔ دُنیا چند روزہ ہے۔ اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔ قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں دے رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائدار ہے۔ کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی۔ اتنی بھی امید اور یقین نہیں۔ کہ ایک قدم کے بعد دوسرا قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے۔ یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے۔ کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں۔ اور یہ پکی بات ہے۔ کہ وہ یقینی ہے ٹلنے والی نہیں۔ تو دانشمند انسان کا فرض ہے۔ کہ ہر وقت اس کے لئے طیار رہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے۔ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ ہر وقت جب تک انسان خدا تعالےٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے۔ اور ان ہر دو حقوق کی پوری تکمیل نہ کرے بات نہیں بنتی۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ کہ حقوق عباد بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق عباد۔ اور حقوق عباد بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو دینی بھائی ہوگئے ہیں۔ خواہ وہ بھائی ہے یا باپ ہے۔ یا بیٹا۔ مگر ان سب میں ایک دینی اخوت ہے۔ اور ایک عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی " (الحکم ۱۷۔ اگست سنہ ۱۹۰۲ء)

بٹالہ کا احمدیہ جلسہ اور پولیس کا انتظام

ضلع گورداسپور کی احمدیہ جماعتوں کے جلسہ کی قرارداد یں

۱۹ جون جماعت ہائے احمدیہ ضلع گورداسپور کا ایک جلسہ مسجد اقصٰے قادیان میں زیر صدارت جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری منعقد ہؤا جس میں باتفاق آراء سب ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

۱- جماعت ہائے احمدیہ ضلع گورداسپور کا یہ اجلاس جلسہ احمدیہ کے متعلق جو ۱۳ تا ۱۶ جون ۱۹۳۱ء کو بٹالہ میں منعقد ہؤا۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور و جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع گورداسپور و جناب میاں محمد ریاض الدین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس و جناب پنڈت ہربنس لال صاحب مجسٹریٹ علاقہ و چوہدری محمد خورشید صاحب سب انسپکٹر پولیس بٹالہ و دیگر عملہ پولیس بٹالہ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ انہوں نے بٹالہ کے شوریدہ طبقہ کی ذہنیت کو مدنظر رکھتے ہوئے قیام امن کے متعلق نہایت مناسب اور بروقت تدابیر اختیار کر کے اپنی بیدار مغزی اور فرض شناسی کا ثبوت دیا۔ اور اپنے شریفانہ اور منصفانہ رویہ سے اس اعتماد کو قائم کیا۔ جو پبلک اور افسران گورنمنٹ کے درمیان ضروری ہے۔

۲- یہ جلسہ شیخ صالح محمد صاحب انسپکٹر پولیس حلقہ قادیان کے اس مخالفانہ اور غیر شریفانہ رویہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو انہوں نے جلسہ مذکور میں جماعت احمدیہ کے خلاف عام طور پر ظاہر کیا۔ اور خصوصیت سے انسپکٹر صاحب مذکور کے اس ریمارک کو سخت دلآزار خیال کرتا ہے۔ جو انہوں نے جلسہ مذکور میں جماعت احمدیہ کے ایک معزز مبلغ جناب مولوی اللہ دتا صاحب فاضل کے متعلق کیا۔ جو عنقریب بلاد شام و فلسطین و مصر میں جماعت کے انچارج مبلغ ہو کر جانے والے ہیں۔ یعنی نہایت غیر مہذب اور غیر شریفانہ طریق پر "تو کون ہے" کہہ کر مخاطب کیا۔ یہ جلسہ افسران بالا سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ انسپکٹر صاحب مذکور کو اس بات پر مجبور کریں۔ کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیتے ہوئے ہمارے معزز مبلغ سے غیر مشروط معافی مانگیں۔ ورنہ اگر جماعت احمدیہ بھی مقامی پولیس کا ادب و احترام نہ کرے۔ تو اس پر کوئی الزام نہیں ہوگا۔

۳- قرار پایا۔ کہ ان قرار دادوں کی نقل افسران مجاز و پریس میں بھجوائی جائے۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

۱- خاکسار نے امسال بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب کرام کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الحق قریشی از لائل پور۔

۲- میرے بھائی کے تھرڈ ایر کے امتحان میں ایک الجھن پیدا ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے بدنتائج سے محفوظ رکھے۔ خاکسار مستری چراغدین ٹھیکیدار ریاست بہاولپور

۳- میں عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہوں۔ احباب شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد بخش احمدی از جام پور

۴- کمترین عرصہ سے بیکار ہے۔ چند ایک اور دنیاوی مشکلات بھی درپیش ہیں۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار احمد گل از شاہ پور

۵- بابو محمد اسماعیل صاحب کلرک والٹن ٹریننگ سکول کی ملازمت کے مستقل ہونے میں بعض مشکلات ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مشکلات کو دور کر دے۔ خاکسار محمد حسین ترگڑی۔

۶- میرے والد مکرم حافظ محمد حسین صاحب قریشی ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار رہتے ہیں۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ نیز خاکسار نے ایف۔ اے کا امتحان امسال دینا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ محمد احسن تلونڈی

۷- مجھ پر ایک سنگین مقدمہ بن گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں مولا کریم ہر فتنہ اور شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار کرم الٰہی جراح گوجرانوالہ

۸- احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولےٰ پاک مجھے نرینہ اولاد صالح لمبی عمر کی عطا فرمائے۔ نیز ہر مخالف کے شر سے محفوظ رکھے۔ عاجز عبد الغفور خان کراچی

۹- میری بیوی چند روز سے سخت بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد سعید از کوہ مری۔

۱۰- میں ایک سال سے مالی ابتلاء میں ہوں۔ ہر احمدی بھائی دعمدِ دل سے دُعا کرے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس مصیبت سے نجات دے۔

ایک محتاج دعا۔

۱۱- چوہدری عبد الحمید خانصاحب چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد طفیل از امرتسر

۱۲- یہ عاجز بعض شدید مشکلات میں مبتلا ہے۔ افسران نے سخت تکلیفدہ احکام جاری کئے ہیں جن سے سخت نقصانات ہوئے ہیں۔ افسر اعلےٰ کے پاس اپیل کی گئی ہے جمیع بزرگان ملت اور احباب کرام سے بعجز درخواست ہے۔ کہ کامیابی اور مشکلات کے دفعیہ کے لئے دردِ دل اور خاص توجہ سے دُعا فرمائیں۔ خاکسار نیاز محمد۔ سب انسپکٹر پولیس رخصتی قادیان۔

۱۳- میرے مستقل ہونے کا تا حال کوئی فیصلہ نہیں ہؤا۔ احباب دُعا جاری رکھیں۔ خاکسار غلام محمد اختر راولپنڈی۔

۱۴- عزیز بشیر احمد کا آخری امتحان رسول انجنیئرنگ سکول میں ہونے والا ہے۔ اس کے لئے اور میری حلِ مشکلات کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار ماسٹر عبد الرحمٰن از قادیان۔

اعلان نکاح

۱- بمقام جنید ریاست ۱۷ مئی ۱۹۳۱ء شیخ منظور علی صاحب احمدی سرشتہ دار سشن کورٹ کی دُختر عطیۃ الرحمٰن کا نکاح شیخ ضیاء الحق احمد ولد شیخ نفس حق صاحب احمدی ساکن گجرات حال متعینہ گارڈ ریلوے سہارنپور سے بعوض دو ہزار مہر پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے پڑھا اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

۲- ۷ مئی ۱۹۳۱ء کو میری لڑکی عزیزہ مومنہ خاتون کا نکاح مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر سید عبد الباری پسر مولوی سید رسول بخش صاحب کٹکی کے ساتھ مولوی سید انعام رسول صاحب نے پڑھایا۔ اللہ تعالےٰ بابرکت کرے۔ خاکسار سید غلام محمد رسول پور سونگھڑہ۔

ولادت

۱- خداوند کریم نے اپنے فضل سے مجھے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وُہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ مولود مسعود کو عمر دراز دے۔ اور خادم دین اسلام و احمدیت بنائے۔ خاکسار قمر احمد رتیل مل دہلی۔

۲- خاکسار کے جملہ عزیز قریب بعید و نیز چار بیویاں اور پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں انتقال کر گئیں۔ موجودہ پانچویں بیوی کے دو لڑکے بھی انتقال کر چکے ہیں۔ خدا کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی دعا سے میرے ہاں ۱۹ و ۲۰ محرم کی درمیانی شب ایک اور لڑکا پیدا ہؤا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مولود کو عمر دراز عطا کرے۔ اور سلسلۂ عالیہ احمدیہ کا سچا خادم بنائے۔

خاکسار محمد عظیم الدین احمد۔ نائب صیغہ دار۔ حیدر آباد دکن۔

۳- خاکسار کے ہاں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولود کا نام محمد بشیر تجویز فرمایا ہے۔ احباب درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد فضل از راولپنڈی۔

دعائے مغفرت

۱- میرے والد منشی احمد بخش صاحب ساکن میانی راعیاں ضلع جالندھر ۴ جون کو فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ یعنی ۱۹۰۱ء کے احمدی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عبد الواحد ڈاکٹر قادیان

۲- میری والدہ صاحبہ ۱۱ محرم الحرام ۱۳۵۰ھ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحومہ کی مغفرت کے لئے اور پسماندگان کے لئے صبر کی دعا فرمائیں۔ خواجہ عبد الواحد طالب علم حیدر آباد دکن

۳- میرا بھائی میاں نور احمد ۲۰ مئی کی شب کو فوت ہو گیا۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار مولا بخش اور رحماں۔ ضلع سرگودہ۔

نماز جنازہ:- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۵ جون [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ جون سنہ ۱۹۳۱ء | جلد ۱۸

مولوی محمد علی صاحب کی تازہ در افشانی

مولوی محمد علی صاحب کی طبیعت میں یہ بات داخل ہو چکی ہے کہ اپنی ہر تقریر اور تحریر میں جماعت احمدیہ کے خلاف زہر افشانی اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ خواہ کوئی بات کتنی ہی غیر متعلق کیوں نہ ہو۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ الٹ پلٹ کر اسے بھیانک شکل میں ہمارے خلاف پیش کریں ؛

مولوی محمد علی صاحب کا ایک خطبہ جمعہ

۱۲۔ جون کے خطبہ جمعہ میں جو پندرہ جون کے "پیغام" میں شائع ہوا ہے۔ انہوں نے اپنے دوستوں کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے جو بالفاظ ان کے ان کی "کم ہمتی" کے متعلق کیا جاتا ہے۔ اور اُن کے یہ کہنے پر کہ "تمہیں مجھ سے بہتر کام کرنے والا ملے۔ تو بے شک اس کو آگے کر لو"۔ انہیں کم ہمت قرار دیا جاتا ہے جہاں اپنے اندرونی اختلافات کا رونا رو دیا ہے۔ وہاں خواہ مخواہ جماعت احمدیہ پر حملہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"آج وُہ مقام جہاں پیری کا رعب قائم ہے۔ اس کی حالت کو دیکھو۔ کہ وہاں آئے دن نئے نئے منافق پیدا ہونے کی شکایت رہتی ہے۔ اور کتنی مرتبہ لوگوں کو منافق قرار دے کر ان کو قادیان سے خارج کیا گیا ہے۔ مگر سال دو سال کے بعد وُہ پھر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اب پھر میاں صاحب نے خطبہ میں اعلان کیا ہے۔ کہ تم بڑے بے وقوف ہو۔ جو اپنے دُشمن کو صرف باہر ہی دیکھتے ہو۔ حالانکہ تمہارے اندر منافق موجود ہیں۔ لیکن کیا وجہ ہے۔ کہ لاہور والوں کو کبھی کسی کو منافق قرار دے کر خارج کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی"۔

ان الفاظ سے مولوی صاحب کی غرض محض یہ ہے۔ کہ اپنے اندرونی خرخشوں اور جھگڑوں کو خفیف دکھائیں۔ اور ان کے مقابلہ میں یہ بتائیں۔ کہ جماعت احمدیہ میں اندھیر مچا ہوا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مندرجہ بالا الفاظ بیان کرتے ہوئے انہوں نے دیانت سے کام نہیں لیا ؛

کسی کو قادیان سے خارج نہیں کیا گیا

کہا گیا ہے۔ کہ کتنی مرتبہ لوگوں کو منافق قرار دے کر ان کو قادیان سے خارج کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔ آج تک کسی ایک شخص کو بھی اس کی منافقت کی وجہ سے قادیان سے خارج نہیں کیا گیا۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنی منافقت کی دال گلتی نہ دیکھ کر خود بخود قادیان سے چلا جاتا ہے۔ جیسا کہ خود مولوی صاحب تشریف لے گئے تھے۔ تو اس سے ہمارا کیا تعلق؟ البتہ نظام سلسلہ سے ایسے لوگوں کو ضرور علیٰحدہ کیا گیا۔ جو فتنہ و شرارت کا موجب ہوئے۔ اور جنہوں نے مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں سے منصوبے گانٹھ کر نقصان پہنچانا چاہا۔ مگر یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جس پر کسی صحیح الدماغ کو اعتراض ہو۔ روحانی سلسلوں میں ایسے ہی فتنہ پردازوں کو منافق کہا جاتا۔ اور پیشوائے سلسلہ کا حق ہوتا ہے۔ کہ ان کے ناپاک وجود سے سلسلہ کو پاک کر دے ؛

مولوی محمد علی صاحب کے اختیارات

مولوی صاحب ہمارے متعلق مذکورہ بالا غلط بیانی کرتے ہوئے دریافت کرتے ہیں :۔

"کیا وجہ ہے۔ کہ لاہور والوں کو کبھی کسی کو منافق قرار دے کر خارج کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی"

مگر اس کی وجہ بالکل صاف ہے۔ اور وُہ یہ کہ "لاہور والوں" کو چھوڑ ان کے پریذیڈنٹ صاحب کو بھی جب کوئی مذہبی حیثیت حاصل نہیں۔ تو وُہ کسی کو منافق قرار دینے کا حق ہی کہاں رکھتے ہیں۔ پھر کسی کو جماعت سے خارج کرنے کا جب انہیں اختیار ہی نہیں۔ تو خارج کس طرح کر سکتے ہیں وُہ صرف انجمن کے پریذیڈنٹ ہیں۔ اور اس حیثیت سے انہیں زیادہ سے زیادہ یہ اختیار حاصل ہے۔ کہ جو ان کے خلاف کوئی لفظ کہے۔ خواہ وہ کس قدر حق و صداقت پر مبنی ہو۔ اسے انجمن کی ملازمت سے برطرف کرا کر نکال دیں۔ اور یہ وُہ آئے دن کرتے رہتے ہیں ؛

اختیارات کا استعمال

چنانچہ اس کا تازہ ثبوت ۱۱۔ اپریل سنہ ۱۹۳۱ء کے "پیغام" سے مل سکتا ہے۔ جس میں حسب ذیل اعلان کیا گیا ہے :۔

"ہمارے ہاں شیخ غلام محمد صاحب ولد مستری دین محمد صاحب بھی مصلح موعود کی نرم اور گرم کھیر میں پھنس گئے ہیں۔ ایک مرتبہ پہلے بھی آپ نے انجمن کے خلاف سازش کھڑی کی تھی۔ غالباً سنہ ۱۹۲۰ء اور سنہ ۱۹۲۱ء کی انتہا اور ابتدا تھی۔ جس کی پاداش میں ان سے استعفا لے کر الگ کر دیا گیا تھا۔ کچھ دیر بعد معماری کے سنگین کام سے تنگ آ کر آپ نے معافی طلب کی۔ اور بعض دوستوں کی سفارش پر ان کو معاف کر دیا گیا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی اس عادت نے اب پھر عود کیا ہے۔ وُہ انجمن کے خلاف اور خواجہ صاحب کے خلاف مکروہ پروپاگنڈا کر رہے ہیں۔ اس لئے انجمن نے ان کو اب پھر ۳ اپریل سے علیٰحدہ کر دیا ہے"۔ (پیغام ۱۱۔ اپریل سنہ ۱۹۳۱ء)

اس اعلان سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب کو جو اختیارات حاصل ہیں۔ انہیں جا و بے جا طور پر استعمال کرنے کے لئے وہ ہر وقت تیار رہتے۔ اور استعمال کرتے رہتے ہیں بے چارے شیخ غلام محمد صاحب کا سوائے اس کے کیا قصور ہے۔ کہ انہیں مولوی محمد علی صاحب کا خاص معتمد اور راز دان ہونے کی وجہ سے جیب خاص بے ضابطگیوں کا علم ہوا۔ اور انجمن کا مال ضائع ہوتا دیکھا۔ تو وُہ اپنی قوم کی خیرخواہی کی وجہ سے اسے برداشت نہ کر سکے۔ اور باوجود یہ جانتے ہوئے کہ ان کا ایک لفظ بھی مولوی صاحب کے منشا کے خلاف منہ سے نکالنا انہیں ذاتی طور پر سخت نقصان پہنچانے کا موجب ہوگا۔ اور اس بات کا تجربہ رکھتے ہوئے کہ مولوی صاحب فوراً انہیں انجمن کی ملازمت سے علیٰحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے ذاتی فوائد کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور دلائل اور ثبوت کے ساتھ ایسے امور پیش کئے۔ جو نہایت ہی حیرت انگیز ہونے کے علاوہ دیانت و امانت کے قاتل ہیں۔ اس کا نتیجہ وہی ہوا جس کی پہلے سے توقع تھی۔ اور وُہ یہ کہ شیخ غلام محمد صاحب کی کسی بات کا تو کوئی جواب نہ دیا گیا۔ ان کے کسی الزام کی تو تردید نہ کی گئی۔ ان کے اعلان پر اعلان کے متعلق تو کچھ نہ لکھا گیا۔ حالانکہ وہ ان کی انجمن معتمدین کے ممبر اور ایک نہایت ذمہ وار عہدہ پر ہونے کی وجہ سے جو کچھ پیش کر رہے تھے۔ وُہ نہایت وزن دار تھا۔ لیکن انہیں ملازمت سے فوراً الگ کر دیا گیا۔ باوجود اس کے ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ہر شخص کو پوری آزادی کے ساتھ قومی معاملات کے متعلق سوال کرنے کا حق حاصل ہے۔ اور اسے جواب دینا پریذیڈنٹ وغیرہ کا فرض۔ اور دوسری طرف یہ دعوےٰ کیا جاتا ہے کہ لاہور والوں کو کسی کو خارج کرنے کی ضرورت نہیں پیش آتی۔ اگر یہ دونوں باتیں صحیح ہیں۔ اور ان میں ایک ذرہ بھی صداقت پائی جاتی ہے۔ تو ان لوگوں کو چھوڑ کر جنہوں نے اپنی زندگیوں کا بڑا حصہ مولوی محمد علی صاحب کی خوشنودی حاصل کرنے اور ان کی انجمن کی خدمات بجا لانے میں صرف کیا۔ لیکن آخر کار مولوی صاحب نے محض اس لئے کہ ان سے مولوی صاحب کے منشا کے خلاف کوئی بات سرزد ہو گئی۔ یا انہوں نے انجمن کے شرمناک اندرونی راز زبان پر لاتے اور ان کی اصلاح چاہنے کی کوشش کی۔ انہیں تباہ و برباد کر کے رکھ دیا گیا۔ ہم تازہ واقعہ کے متعلق ہی دریافت کرتے ہیں۔ جو شیخ غلام محمد صاحب کے متعلق ہوا کیا وُہ مولوی صاحب کی انجمن خاص کے ممبر نہیں تھے؟۔ کیا وُہ محاسب کے

عہدہ پر کام نہیں کرتے تھے۔ کیا ابھی تک وُہ عقائد اور خیالات کے لحاظ سے اپنے آپ کو مولوی صاحب کے ساتھ نہیں بتاتے۔ اور اس بارے میں ان کی تائید نہیں کر رہے۔ اگر یہ سب کچھ درست ہے اور یقیناً درست ہے۔ تو بتایا جائے۔ کیوں انہیں ملازمت سے علیحدہ کیا گیا۔ کیوں انجمن کے اجلاس میں شمولیت سے روکا گیا۔ اور کیوں ان کے ساتھ نہایت افسوسناک سلوک کیا جا رہا ہے۔ مولوی صاحب کا یہ کہنا۔ کہ انہوں نے کبھی کسی کو منافق قرار دے کر خارج نہیں کیا۔ کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ جب وُہ باوجود سالہا سال تک خدمت کرنے۔ معزز عہدہ پر کام کرنے اور انجمن معتمدین کا ممبر ہونے والے کو اپنا ہم عقیدہ اور ہم خیال ہوتے ہُوئے ملازمت سے برطرف کرا دیتے۔ انجمن میں آنے سے روک دیتے۔ اور اپنے احاطہ سے نکال دیتے ہیں۔ تو اگر انہیں منافق قرار دینے کی ہمت ہو۔ تو اس سے بھی قطعاً دریغ نہ کریں۔ لیکن چونکہ وُہ جانتے ہیں۔ کہ ایک انجمن کے پریزیڈنٹ کا قطعاً یہ حق نہیں۔ کہ ایسا کرے۔ اس لئے وُہ کچھ نہیں کر سکتے۔ اس میں ان کی یا ان کے ساتھیوں کی کیا خوبی ہے۔

ایک اور غلط بیانی

اگرچہ جماعت احمدیہ کی عداوت اور بغض میں مولوی محمد علی صاحب اس درجہ تک پہونچ چکے ہیں۔ کہ ان کی کسی حرکت میں اظہار افسوس کرنے کی بھی قطعاً گنجائش نظر نہیں آتی۔ تاہم جو شخص اپنے آپ کو لیڈر سمجھتا ہو۔ خواہ اس کی لیڈری نام ہی کی ہو۔ جو اپنے آپ کو سب سے بڑا اسلام کا خدمت گزار قرار دیتا ہو۔ جو دینی علوم کا ماہر اور قرآنی علوم جاننے میں اس زمانہ کے مصلح اعظم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی بہتر فہم رکھنے کا مدعی ہو۔ اس کی طرف سے جب دیدہ دانستہ غلط بیانی اور جھوٹ کا ارتکاب ہوتا۔ تو سخت رنج ہوتا ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ اس جھوٹ سے خدا تعالےٰ کا قائم کردہ سلسلہ اور اس کے مقرر کردہ خلیفہ کو کوئی نقصان پہونچ سکتا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اس کے ارتکاب کرنے والے کی حالت کس قدر عبرت ناک ہو چکی ہے۔

مولوی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس خطبہ جمعہ کے متعلق جو ۹- جون کے "الفضل" میں شائع ہُوا ہے۔ لکھا ہے:-

"میاں صاحب نے خطبہ میں اعلان کیا ہے۔ کہ تم بڑے بے وقوف ہو۔ جو اپنے دُشمنوں کو صرف باہر ہی دیکھتے ہو۔ حالانکہ تمہارے اندر منافق موجود ہیں"!

مولوی صاحب کا پیش کردہ یہ خلاصہ اس خطبہ کا ہے۔ جو "الفضل" کے پُورے چار صفحات میں شائع ہوا۔ اور جس میں اپنی جماعت تو الگ رہی۔ کسی اور کے متعلق بھی "بے وقوف" کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ لیکن مولوی صاحب یہ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی جماعت کے تمام لوگوں کو نہ صرف بے وقوف بلکہ "بڑے بے وقوف" قرار دیا ہے۔

یہ اُس بغض و عداوت کا تازہ ثبوت ہے۔ جو مولوی صاحب کے دل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور آپ کی جماعت کے متعلق ہے۔ اور جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی نکتہ چینی کہاں تک نیک نیتی پر مبنی ہوتی ہے۔

قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائیگی۔ کہ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ جو ایک عرصہ سے نہایت محنت اور سرگرمی کے ساتھ کر رہے تھے۔ اس کی طباعت کے لئے حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہٗ نے پانچ ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ کی گراں قدر رقم منظور فرمائی ہے۔ اور اس طرح نہ صرف قرآن کریم کے متعلق اپنی قابل تعریف عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ گورمکھی دان لوگوں تک جن کی تعداد لاکھوں سے گزر کر کروڑوں تک ہے۔ خدا تعالےٰ کے کلام جیسی نعمت پہونچانے کا سامان بہم پہونچانے میں بہت بڑا کارنامہ سر انجام دیا ہے جس کے لئے تمام مسلمانوں کو آپ کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ اور آپ کی ترقی اقبال کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔

ہمیں معلوم ہُوا ہے۔ ترجمہ چھپنے کے لئے پریس میں جا چکا ہے اور انشاء اللہ چھ سات ماہ تک چھپ جائے گا۔ اسلام کی اس بہترین خدمت کے لئے جناب شیخ محمد یوسف صاحب بھی مسلمانوں کے شکریہ اور قدردانی کے مستحق ہیں۔ خدا تعالےٰ انہیں اس خدمت کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور ان کی قابل تعریف کوشش اور سعی کو نافع الناس بنائے۔

ریاستوں کا مستقبل

حال میں مسز کملا نہرو نے تقریر کرتے ہُوئے ہندوستان کے والیانِ ریاست کے متعلق کہا:-

"وُہ دن گزر گئے۔ جبکہ رعایا استبداد کے جوئے کا بار بغیر کسی ناخوشی اور ناراضی کا اظہار کئے ہُوئے اٹھائے رکھتی تھی۔ والیان ریاست کو جاننا چاہیئے۔ کہ ہندوستان کے ہر گوشہ میں جس میں ریاستیں بھی شامل ہیں۔ ایک عظیم بیداری پَیدا ہو رہی ہے۔ اور اگر انہوں نے فہم و دانش اور حبِ وطن کا ثبوت نہ دیا۔ تو وہی حشر ان کا بھی ہوگا۔ جو دوسرے فرماں رواؤں کا ہو چکا ہے"!

مسٹر سوبھاش چندر بوس نے اس سے بھی زیادہ واضح الفاظ میں کہا:-

"ہندوستان کے آئندہ نظام حکومت میں والیانِ ریاست کے لئے کوئی گنجائش نظر نہیں آتی۔ اگر والیان ریاست کانگرس کے اعلان کے مطابق پانچ سو روپیہ ماہوار لینے پر تیار ہوں۔ تو ممکن ہے کچھ دنوں تک ان کا وجود قائم رہ سکے"!

وُہ ریاستیں جو اپنی رعایا کو استبداد کے نہایت سخت پنجہ میں جکڑے ہُوئے ہیں۔ جو لوگوں کے مطالبات کا جواب سختی اور ظلم سے دے رہی ہیں جن میں رعایا کو معمولی انسانی حقوق بھی حاصل نہیں ہیں۔ انہیں سنبھل جانا چاہیئے۔ اور خود بخود جائز حقوق دے دینے چاہئیں۔ ورنہ دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں۔ کہ ان کا مستقبل نہایت ہی تاریک ہے۔

نیشنلسٹ مسلمانوں کے استعفے

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ گاندھی جی کے نیشنلسٹ مسلمان جُوں جُوں حقیقت حال سے واقف ہو رہے۔ اور مسلمانوں کے حقوق کے متعلق خطرات محسوس کر رہے ہیں۔ نیشنلسٹ پارٹی سے علیحدگی اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ملک برکت علی صاحب لاہور کانگرس کے پر جوش حامی اور مددگار تھے۔ مگر اب وُہ علیحدہ ہو چکے ہیں۔ چودہری افضل حق صاحب سابق ایم۔ ایل۔ سی جو کانگرس کی مجلس عاملہ کے ممبر تھے۔ کانگرس کی مسلم نیشنلسٹ پارٹی سے مستعفی ہو چکے ہیں اسی طرح لدھانہ کے ڈاکٹر محبوب عالم صاحب قریشی نے لدھانہ کی مسلم نیشنلسٹ پارٹی کے عہدہ جائنٹ سکرٹری اور رکنیت سے استعفا دیدیا ہے۔

یہ آثار بہت اچھے ہیں۔ اور امید کی جا سکتی ہے۔ کہ سوائے ان لوگوں کے جو ذاتی اغراض کی وجہ سے کانگرس کے پھندے میں پھنسے ہُوئے ہیں۔ باقی سب ایک محاذ پر جمع ہو جائیں گے۔ اور متحدہ مطالبات پیش کریں گے۔

گاندھی جی کا عُذر

آخر گاندھی جی کو بھی اس بات کا احساس ہُوا۔ کہ ہندو مسلم سمجھوتہ کے بغیر گول میز کانفرنس میں شریک نہ ہونے کے متعلق بار بار انہوں نے جو اعلان کئے۔ ان کے خلاف کانگرس کی ورکنگ کمیٹی نے کیوں ان کے جانے کی قرارداد پاس کر دی۔ جسے انہوں نے بھی بخوشی منظور کر لیا۔ اس کے متعلق انہوں نے یہ عذر پیش کیا ہے۔ کہ

"یہ میری جمہوریت پسند خصلت کا نتیجہ تھا۔ کہ زبردست اعتراضات کے باوجود اس ریزولیوشن کے سامنے جھک گیا۔ میں نے کارکن کمیٹی کے ساتھ ایک جنگ لڑی اور اسے اپنے ان متعدد پبلک اور پرائیویٹ اعلانات کے متعلق یاد دلایا اور پھر میں نے خود ہی غیر رسمی طور پر ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ جس کے متعلق میری یہ رائے تھی۔ کہ وُہ زیادہ قومی مفاد کے متعلق تھا۔ لیکن چونکہ ممبران کی میرے ساتھ اکثریت نہ تھی۔ اس لئے وُہ ریزولیوشن پاس نہ ہو سکا"!

صداقتِ احمدیت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت

کے متعلق

حضرت صوفی منشی احمد جان صاحب مرحوم کی شہادت

حضرت صوفی منشی احمد جان صاحب مرحوم لدھیانوی کا تعارف کرانے کے لئے اس قدر لکھ دینا کافی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب ازالہ اوہام وغیرہ میں آپ کا ذکر خاص دوستوں میں فرمایا ہے۔ آپ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ ماموریت اور سلسلہ بیعت کے شروع ہونے سے پہلے ہی ۱۳۰۳ہجری میں وفات پا چکے تھے مگر روحانی بصیرت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام خوب پہچانتے تھے۔ اور حضور سے نہایت اخلاص اور محبت رکھتے تھے۔ حضرت صوفی صاحب موصوف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی دوسری شادی کے خسر تھے۔ اور یہ تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بوجہ صوفی صاحب کی محبت کے خود کرایا تھا۔ آپ نے آج سے قریباً پچاس سال پہلے براہین احمدیہ کی اشاعت کے متعلق جو اشتہار شائع فرمایا تھا۔ اور جو اب بالکل نایاب ہے۔ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

اشتہار واجب الاظہار

بعد حمد و صلوٰۃ کے طالبان حق کی خدمت میں گذارش ہے کہ جب سے اس عاجز نے کتاب طب روحانی جس سے کل امراض کا علاج بغیر دوا دارو کھلانے پلانے یا لگانے کے صرف خیالی قوت سے باسانی ہو سکتا ہے۔ اور جس کے تجربہ کرانے کا یہ عاجز ذمہ دار ہے۔ اور جس کی قیمت معہ رسالہ ہدایت الطلاب و رسالہ توجہ مجلد معہ محصولڈاک درجہ بڑی دو روپے بارہ آنے ہے۔ تصنیف کر کے مشتہر کی اور اشتہار دیا اور صدہا شائقین نے خرید کے تجربہ کر لیا۔ اور نہایت خوش ہوئے۔ اور صدہا خطوط شکریہ کے بھیجے۔ جو بطور شہادت اس عاجز کے پاس موجود ہیں۔ اور انہیں شائقین اور بعض دیگر اشخاص نے ان کے دونوں دفتر جن کا نام شغلِ جادو اور کمالات انسانی ہے مجھ سے طلب کئے۔ اور نہایت تاکید کی۔ جن کے جواب میں لکھا گیا کہ بسبب عدم حصول شرائط جو کہ طب روحانی کے خاتمہ میں مفصل درج ہیں۔ وہ دونوں دفتر نہیں چھپے جب یہ جواب دیا۔ تو بعض شائقین کے خط ایسے حسرت زدہ آئے جن کے دیکھنے سے جی بھر آیا۔ اور نہایت تاسف ہوا

ان کی اور دیگر طالبان حق کی خوش قسمتی سے ... ایک اچھا ... ظہور میں آیا۔ کہ جو ان دونوں دفتروں سے صدہا ... بڑھ ہے

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا ست

چنانچہ تفصیل اس کی ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ وھو ہذا

عالی جناب فیض رسان عالم معدن جود و کرم حجۃ الاسلام برگزیدہ خاص و عام حضرت میرزا غلام احمد صاحب دام برکاتہم رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور احاطہ پنجاب نے ایک کتاب مسمی **براہین احمدیہ** سلیس اردو زبان میں جس کی ضخامت قریب تین سو جزو کے ہے نہایت عمدہ سفید ڈومی کاغذ پر چھپوانی شروع کی ہے۔

سواد کلک رشک طرہ حور ٭ بیاض کاغذش نور علیٰ نور

جس کے چاروں دفتر جو کہ تقریباً ۳۵ جزو ہیں۔ نہایت خوشخط چھپ بھی گئے ہیں۔ اور باقی وقتاً فوقتاً چھپتے جائیں گے۔ اور خریداروں کے پاس پہنچتے رہیں گے۔

یہ کتاب دین اسلام اور نبوت محمدیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن شریف کی حقانیت کو تین سو مضبوط دلائل عقلی اور نقلی سے ثابت کرتی ہے اور عیسائی۔ آریہ۔ نیچریہ۔ ہنود۔ اور برہمو سماج وغیرہ جمیع مذاہب مخالف اسلام کو از روئے تحقیق رد کرتی ہے۔ حضرت مصنف نے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا ہے۔ کہ اگر کوئی مخالف یا مکذب اسلام تمام دلائل یا نصف یا خمس تک بھی رد کر دے۔ تو مصنف صاحب اپنی جائداد دس ہزار روپے کی اس کے نام منتقل کر دیں گے۔ چنانچہ یہ اشتہار براہین احمدیہ کے حصہ اول میں مندرج ہے۔ یہ کتاب مشرکین اور مخالفین اسلام کی بیخ و بنیاد کو اکھاڑتی ہے۔ اور اہل اسلام کے اعتقادات کو ایسی قوت بخشتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایمان اور اسلام کیا نعمت عظمےٰ ہے۔ اور قرآن شریف کیا دولت ہے۔ اور دین محمدی کیا صداقت ہے۔ اور آیات قرآن مجید جن کا اس کتاب میں اپنے اپنے موقعوں پر حوالہ دیا گیا ہے۔ ۲۰ سیپارہ کے قریب ہیں۔ منکروں کو معتقد اور سست اعتقادوں کو چست اور غافلوں کو آگاہ مومنوں کو عارف کامل بناتی ہے۔ اور اعتقادات قویہ اسلامیہ کی جڑ قائم کرتی ہے۔ اور جو وساوس مخالف پھیلاتے ہیں۔ انکو نیست و نابود کرتی ہے۔

اس چودھویں صدی کے زمانہ میں کہ ہر ایک مذہب و ملت میں ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے۔ بقول شخصے ؎

دیر و حرم میں کوئی نہیں اپنی راہ پر
کافر نئے نئے ہیں مسلمان نئے نئے

ایک ایسی کتاب اور ایک ایسے مجدد کی بیشک ضرورت تھی جیسی کہ کتاب براہین احمدیہ اور اور اس کے مؤلف جناب مخدومنا مولانا **میرزا غلام احمد** صاحب دام فیوضہ ہیں۔ جو ہر طرح سے دعویٰ اسلام کو مخالفین پر ثابت فرمانے کے لئے موجود ہیں۔ جناب موصوف عامی علماء اور فقراء میں سے نہیں بلکہ خاص اس کام پر منجانب اللہ مامور اور ملہم اور مخاطب الٰہی ہیں۔ صدہا سچے الہام اور مخاطبات اور پیشگوئیاں اور رؤیا صالحہ اور امر الٰہی اور اشارات و بشارات اجراء کتاب اور فتح و نصرت اور ہدایات امداد کے باب میں زبان عربی۔ فارسی۔ اردو وغیرہ میں جو مصنف صاحب کو بہ تشریح تمام ہوئے ہیں بشرح و مفصل اس کتاب میں درج ہیں۔ اور بعض الہامات زبان انگریزی میں بھی ہوئے ہیں۔ حالانکہ مصنف صاحب نے ایک لفظ بھی انگریزی کا نہیں پڑھا۔ چنانچہ صدہا مخالفین اسلام کی گواہی سے ثابت کر کے کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔ جن سے بخوبی صداقت پائی جاتی ہے۔ اور یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے۔ کہ مصنف صاحب بے شک امر الٰہی سے اس کتاب کو لکھ رہے ہیں۔ اور صاف ظاہر ہوتا ہے۔ بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ فِیْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا۔ (رواہ ابوداؤد)

جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد منجانب اللہ پیدا ہوتا ہے۔ تو تمام مذاہب باطلہ کے ظلمات کو دور کرتا ہے اور دین محمدی کو منور اور روشن کرتا ہے ہزارہا آدمی ہدایت پاتے ہیں۔ اور دین اسلام تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ مصنف صاحب اس چودھویں صدی کے مجدد اور مجتہد اور محدث اور کامل مکمل افراد امت محمدیہ میں سے ہیں۔ اور دوسری حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اسی کی تائید میں ہے۔ اس موقعہ پر چند اشعار فارسی اسی کتاب کے لکھتا ہوں جسکو پڑھ کر ناظرین خود جناب ممدوح کا مرتبہ دریافت فرمالیں گے۔ اور یقین ہے کہ خلوص دل اور صدق عقیدت سے یہ شعر زبان حال سے فرمائیں گے

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ ٭ تم مسیحا بنو خدا کے لئے

نظم مصنفہ جناب میرزا صاحب

این ہمہ عاشقان آن یکتا	نور یابند از کلام خدا
گرچہ ہستند از جہاں پنہاں	بازگہ گہ ہمے شوند عیاں

بالخصوص آں زماں کہ بادِ خزاں
باغ دہر را فا کند ویراں

دل بہ بند جہاں بہ دار فنا
لب کشاید بہ مدحتِ دنیا

عاشق زر شوند و دولت و جاہ
سر دگر وہ محبت آں شاہ

اندریں روزہائی چوں شب تار
دست گیر دعنایتِ دادار

میفرستد بہ خلق صاحب نور
تا شود تیرگی ز نورش دور

نورِ الہام ہمچو باد صبا
نزوش آرد زغیب خوشبوہا

ہر کہ آید بدو بصدق و صفا
یابد از وے شفا بہ حکم خدا

گفت پیغمبر ستودہ صفات
از خدائے علیم مخفیات

بر سر ہر صدی بروں آید
آنکہ ایں کار را ہمے شاید

تا شود پاک ملت از بدعات
تا بیابند خلق زو برکات

ایں بگویئن گزاف و لغو خطاست
تو طلب کن ثبوت آں بر ماست

ہمہ ایں راست ست لا ریب فیہ نیست
امتحان کن گر اعترافے نیست

وعدہ مع بطالبان ندہم
کا ذہم گر از و نشاں ندہم

من خود از بہر ایں نشان نادم
دیگر از ہر غمے دل آزادم

ایں سعادت چہ بود قسمت ما
رفتہ رفتہ رسید نوبت ما

فخرہا میزنم بر آب زلال
ہمچو مادر دواں پئے اطفال

لیک شرط ست عجز و صدق و صفا
آمدن با نیاز و خوف خدا

گر کسے ہم کنول تنا بد سر
گیرد از راہ عدل راہ دگر

نے ز ما رسد و نہ خود داند
نے ز کین روی خود بگرداند

آں نہ انساں کہ کرمک و نیست
راندہ بارگاہ بیچون ست

حجت مومنان بدست تمام
کار ما پختہ عذر او ہمہ خام

حضرت ممدوح نے ایک ہندو بھی روزنامچہ نویس اپنے پاس نوکر رکھا ہوا ہے۔ وقتاً فوقتاً جو الہام یا خواب یا کسی واقعہ آیندہ (پیش گوئی) کا انکشاف یا کوئی اطلاع جناب باری سے ہوتی ہے۔ اس ہندو سے لکھواتے ہیں۔ اور مخالفان اسلام کی اسپر گواہی کرا لیتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے وقت پر پورا ہو جاتا ہے۔ اس وقت بھی مخالفان مذہب کو ثبوت دیکر گواہی کرا لیتے ہیں۔ اور پھر کتاب میں درج فرماتے ہیں۔ میں بہت سے الہامات اس کتاب سے لکھ کر اس بات کو ثابت کر سکتا ہوں۔ مگر طوالت سے ڈرتا ہوں ناظرین خود کتاب کو ملاحظہ فرما کر اپنی تسلی و تشفی فرمالیں۔

سن شریف حضرت کا تقریباً ۴۰ یا ۴۵ سال ہوگا۔ اصلی وطن اجداد کا قدیم ملک فارس معلوم ہوتا ہے۔ نہایت خلیق صاحب مروت و حیا۔ جوان رعنا چہرہ سے محبت الٰہی ٹپکتی ہے۔

اے ناظرین میں سچی نیت اور کمال جوش صداقت سے التماس کرتا ہوں۔ کہ بے شک و شبہ جناب میرزا صاحب موصوف **مجدد** وقت اور طالبان سلوک کے واسطے کبریت احمر اور سنگدلوں کے واسطے پارس اور تاریک باطنوں کے واسطے آفتاب اور گمراہوں کے لیے خضر اور منکران اسلام کے واسطے سیف قاطع اور حاسدوں کے

واسطے حجۃ بالغہ ہیں۔ یقین جانو۔ کہ پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئے گا۔ آگاہ ہو۔ کہ امتحان کا وقت آ گیا ہے۔ اور حجت الٰہی قائم ہو چکی ہے۔ اور آفتاب عالم تاب کی طرح بدلائل قطعیہ ایسا ہادی کامل بھیجدیا ہے۔ کہ سچوں کو نور بخشے اور ظلمات ضلالت سے نکالے۔ اور جھوٹوں پر حجت قائم کرے۔ تاکہ حق و باطل چھٹ جائے۔ اور خبیث و طیب میں فرق بیّن ظاہر ہو جائے۔ اور کھوٹا کھرا پرکھا جائے۔

میں بآواز بلند پکار رہا ہوں۔ اور خاص و عام کو انتہا دنیا ہوں کہ اس سے بہتر وقت ہرگز تم کو نہ ملے گا۔ اگر ہو سکے۔ تو خدمت عالی میں پہنچ کر سعادت دینی حاصل کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے۔ تو کتاب خرید کرکے فائدہ اٹھاؤ۔ اور جہاں تک ہو سکے اس کتاب کے چھپنے اور اشاعت کرنے میں روپیہ پیسہ سے بھی مدد دو۔ کیونکہ ضخامت اس کتاب کی بسبب حاشیہ چڑھانے کے روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ اور خرچ ہزارہا روپیہ کا درپیش ہے۔ اور کئی طرح کی پیچیدگیاں ہیں جس کی تشریح یوں ہے۔ کہ اول اس کتاب کا تخمینہ . . . جز کا کیا تھا۔ اور پانچ روپیہ اس کی قیمت لکھی گئی تھی۔ چنانچہ بہت سی جلدیں پانچ روپیہ کی قیمت پر شائقین دین اسلام نے خرید فرمالیں۔ بعد ازاں جب کتاب کی ضخامت تین سو جز تک پہنچ گئی۔ تو قیمت میں بھی اضافہ کرنا مصلحت ٹھہرا۔ چنانچہ مفصلہ ذیل قیمتیں مقرر کی گئیں۔

(۱) ذی قدرت مسلمانوں کے لئے ایک سو روپیہ (۲) اوسط درجہ کے مسلمانوں اور دیگر شائقین اسلام سے عام قیمت ۲۵ روپیہ (۳) غریب مسلمانوں کے لئے رعایتی ۱۰ روپیہ مگر ان قیمتوں کے اعلان سے یہ نقصان ہوا۔ کہ اکثر دولت مند مسلمانوں نے کتاب کی قیمت نہ اپنی حیثیت کے موافق دی۔ اور نہ کتاب کی لاگت کے موافق بلکہ دس روپیہ کو (جو کہ درحقیقت کوئی قیمت نہ تھی۔ ایک عام قیمت تصور کرکے اسی کے مطابق روپیہ بھیجا۔ چونکہ یہ قیمت اتنی بڑی کتاب کی لاگت کیواسطے کسی طرح کافی نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا بمجبوری تیسری قیمت کا درجہ رعایتی تھا عموماً بند کیا گیا۔ اب ۲۵ روپیہ اور سو روپیہ اپنی اپنی حیثیت کے موافق اس کی قیمت بھیجنی چاہیئے۔

ابتدا میں جن صاحبوں نے اس کتاب کو ۲۰ یا ۲۵ جز کی کتاب تصور فرما کر پانچ روپیہ کی قیمت پر خرید فرمایا ہے۔ اور جن صاحبوں نے باوجود استطاعت مالی غریبوں کی رعایتی قیمت دی ہے۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ ذرا اس امر میں غور فرمائیں کہ پانچ روپیہ یا دس روپیہ تو تین سو جز کی کتاب دام بھی کیا تھا جس طرح وہ حصہ چہارم تک چھپ چکی ہے۔ (کیونکر چھپ سکتی ہے۔ اور بعد غور اس امر کے جیسا کہ ان کا دل اس نیک کام میں تصفیہ کرے اس کے موافق کاربند ہوں۔ یقین ہے کہ ایسے حضرات اگر ذرا بھی اس معاملہ میں توجہ فرمائیں گے۔ تو باقی حصص بہت عجلت کے ساتھ حلیہ انطباع سے آراستہ ہو کر دیدہ مشتاقان کو منور کریں گے۔

ان دو خرابیوں مذکورہ بالا کے سوا تیسرا نقصان یہ ہوا۔ کہ جس طرح اس کتاب کے حصص یکے بعد دیگرے چھپ کر تیار ہوتے گئے۔ اسی طرح مختلف مقامات میں جو مسلمان بھائی قابل خریداری اس کتاب کے سمجھے گئے۔ ان کے پاس بذریعہ ڈاک محصول لگا کر وقتاً فوقتاً بھیجے گئے۔ بعض حضرات نے اس کو دلی اشتیاق اور جوش ایمان کے ساتھ خریدا اور بعض نے خریدنا تو درکنار نہ جواب دیا۔ اور نہ کتاب واپس کی اسی طرح بہت سی کتابیں ضائع ہو گئیں۔ جو دوبارہ چھپوانی پڑینگی۔ اگر ان کل کتابوں کا مع محصول ڈاک اندازہ کیا جائے۔ تو بہت بڑا نقصان معلوم ہوتا ہے۔

عوام الناس کے شکوک اور اوہام کے رفع کرنے کے لئے اس امر کا تذکرہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کتاب کی مختلف قیمتیں کیوں ہیں۔ جاننا چاہیئے۔ کہ یہ ایک دینی معاملہ ہے۔ جس کا فائدہ جہاں تک ہو سکے۔ امرا اور غربا دونوں کو بطرز مناسب پہنچنا چاہیئے یہ کتاب جسکی لاگت کے لئے بیس پچیس ہزار روپیہ بھی مشکل سے کافی ہو سکتے ہیں۔ ایسی نہیں۔ کہ جسکو کوئی غریب مسلمان بھائی خرید سکے جب تک کہ ان کے واسطے کوئی رعایتی صورت نہو۔ وہ اس سے فیضیاب نہیں ہو سکتے۔ پس اس لحاظ سے اس کی مختلف قیمتیں حسب حیثیت مقرر کی گئیں۔ تاکہ کل مجموعہ قیمت سے کتاب کی لاگت نکل آئے اور غریب مسلمانوں کو بھی کتاب پہنچ جائے۔ چنانچہ اسی اصول پر بہت سی جلدیں فی سبیل اللہ بھی غریبوں کو دی گئیں۔ تاکہ امر حق عام میں پھیلے اور غیر اسلام بھی اس سے مستفید ہوں۔

براہین کتاب کا حصہ چہارم چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ اور پانچویں حصہ کی تیاری ہے جو قریباً پچاس جزو کا ہوگا۔ اور اس میں حضرت مصنف نے مسلمات غیر اسلام کو تحقیق کی کسوٹی پر خوب خوب کسا ہے۔ اور غلطیوں کی کھوٹ نکال کر امر حق کو مثل کندن چمکایا ہے۔ جیسا کہ علم کیمسٹری (کیمیا) سے حقائق الاشیاء معلوم ہو جاتی ہیں۔ ایسے ہی حصہ پنجم سے اسلام اور غیر اسلام کی مذہبی صداقتیں اظہر من الشمس ہوتی ہیں۔

پس خیال کرنا چاہیئے۔ کہ جس کتاب میں ایسی خوبیاں ہیں وہ کس مشقت اور مصارف سے تیار ہوگی۔ کیونکہ کسی ناظم کا کوئی نظم موزون کر لینا۔ یا کسی مصنف کا اپنے ہی مذہب کی کوئی کتاب تصنیف کرنا اور بات ہے۔ اور جمیع (یا متعدد) مذاہب کے اصولوں کا قلع قمع کرنا۔ اور ان کے واسطے راہ ہدایت نکالنا اور بات ہے۔ یہ امر علاوہ مصنف کے ذاتی علم و فضل اور مشقت کے روپیہ بھی چاہتا ہے۔ چنانچہ جو مصارف اس کتاب میں غیر اسلام کی تحقیق مذہبی میں ان کی کتابوں کے جمع کرنے میں ان کے صحیح ترجمہ کرانے اور ان کے مذہبی مسلمات کے معلوم کرنے میں اب تک صرف میں آ چکے ہیں۔ اور آتے ہیں۔ ان پر عوام الناس کی بہت کم نظر پڑتی ہے۔

نظر بوجوہات بالا سب مسلمان بھائیوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس کی اشاعت میں توجہ خاص مبذول فرمائیں اور امورات مذکورہ الصدر

کو پیش نظر رکھ کر غور فرمائیں کہ کیا کرنا چاہیئے۔ کہ جس سے انطباع کتاب کا کام باسلوب تمام انجام ہو۔ اور کتاب ہی غریب اور امیر کو برابر پہنچ سکے۔ اس کا علاج بجز اس کے کوئی نہیں۔ کہ ذاتی فائدہ کو مدنظر نہ رکھکر اس کام میں حتی المقدور مدد دیں۔ اور اوروں کو بھی اس سعادت دارین میں شامل کریں۔

اگرچہ بہت سے مسلمان بھائیوں نے اپنے مقدور کے موافق کوشش کی بھی ہے۔ اور کر بھی رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے جالندھر میں اپنی دوکان ہی دیدی ہے۔ کہ اس کا زر قیمت براہین احمدیہ میں فی سبیل اللہ لگایا جائے۔ (ایک نیک مرد) نے اپنے جوش ایمان سے بارہ تیرہ روپئے دیئے ہیں۔ اور کتاب بھی نہیں لی۔ اور بہت سے غریبوں نے چندہ کر کے اس کے واسطے روپیہ بھیجا ہے۔ اور بعض امراء عظام نے بھی براہین احمدیہ کی بہت سی جلدیں خرید فرمائی ہیں۔ جیسے جناب وزیر اعظم ریاست پٹیالہ جناب نواب صاحب والی چھتاری وغیرہ مگر جو لوگ اس کام میں سرگرم ہیں وہ استطاعت مالی بہت کم رکھتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے اس کتاب کے چھپنے میں اس قدر دیر ہوئی ہے۔

اس کتاب کی ضخامت اگرچہ تین سو جز تک ہو چکی ہے مگر ہنوز اس کی تصنیف و تالیف جاری ہے اور کچھ ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ کہ کہاں تک ختم ہو۔ کیونکہ اس کتاب کی علت غائی امر حق کا ظاہر کر دینا ہے۔ یہاں تک کہ مخالفین کے لئے کوئی حجت عقلی و نقلی باقی نہ رہے۔

اب تک جس قدر حصص اس کتاب کے یکے بعد دیگرے مشتہر ہوئے۔ ان میں سے خصوصاً حصہ چہارم کے الہامی مقامات پر غیر اسلام تو یک طرف ہمارے ہی مسلمان بھائیوں نے حضرت مصنف صاحب سے بہت بے موقع کج ادائی کی یعنی یہ کہ جناب ممدوح پر اتہام باندھا۔ کہ انہوں نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے اور اتنا نہ سمجھے کہ جو شخص اثبات نبوت اور قرآن میں اتنی بڑی کتاب لکھے وہ خود پیغمبری کا دعویٰ کیونکر کر سکتا ہے۔ ناحق ان کی تکفیر کے فتوی جابجا دوڑائے جو بے نیل مرام ان کے پاس واپس آئے۔ انکو چاہیئے۔ کہ اخلاق محمدی کو ہاتھ سے نہ دیں۔ صبر کو کام میں لائیں۔ تسکین کے منتظر رہیں۔ اور جناب ممدوح سے عقیدت حاصل کریں ؎

من چہ گویم وصف آں عالیجناب
نیست پیغمبر ولے دارد کتاب

غیر اسلام کے اعتراض جہاں تک جناب موصوف کو اب تک پہنچے ان سب کا حصص براہین احمدیہ میں اپنے اپنے موقعہ پر عمدہ طور پر رد ہو گیا۔ اور اسی طرح آئندہ بھی جو جو اعتراض ہوں گے ان کا بھی ساتھ ہی ساتھ قلع قمع ہو کر کتاب میں درج ہوتا رہے گا۔ امید ہے۔ کہ اس طریقہ کتاب کے اختتام تک مخالفوں کی زبان امر حق کے سامنے بند ہو جائیگی۔

مسلمانوں کے لئے نہایت غیرت کا مقام ہے۔ کہ وہ اپنے تنزل کو روز بروز دیکھتے ہیں۔ اور اس کا انسداد نہیں کرتے وہ غیر قوموں کو اپنے مذہب کی کوشش کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اور اپنے مذہب کے لئے سعی معقول نہیں کرتے۔ عیسائی مشن کو دیکھو۔ بائبل سوسائٹی کو دیکھو۔ کہ جس میں ہر سال نئی تصانیف اور اس کے چھپوانے اور مشتہر کرانے میں لکھو کھا روپیہ صرف ہوتا ہے اور کتابوں کو مفت تقسیم کر کے اپنے دین کو پھیلاتے ہیں بخلاف اس کے مسلمان اپنے دین کو اپنے سینہ کے صندوق میں بند رکھتے ہیں۔ اور غیروں کو اس سے حصہ لینے نہیں دیتے۔ پس مسلمانوں کو لازم ہے۔ کہ اس کام میں کوشش بلیغ فرمائیں اور مل جل کر اس کا بوجھ اپنے سروں پر اٹھالیں۔ اور دامے درمے قدمے سخنے جو جس چیز کی لائق ہو۔ اس سے مدد کر کے ثواب کا حصہ لیں براہین احمدیہ کے سلسلہ کو بھی ایسا ہی تصور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ دین محمدی کا مشن (سفارت) ہے۔ جو مسلمانوں کی طرف سے جاری اور قائم ہے۔ جو غیروں کے حملے توڑتا ہے۔ اور نہایت محبت سے گمراہوں کو اسلام کے (سلامتی کے) مستحکم قلعہ میں نجات کے دروازے سے بلاتا ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے قلعہ کی آپ حفاظت کریں۔ اور اس کے واسطے ہر طرح کی رسد اور مضبوطی کے سامان بہم پہنچائیں۔ اور براہین احمدیہ کے لئے نہایت جوش عقیدت اور صفاء باطنی سے یہ شعر زبان پر لائیں ؎

ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

اگر بہ سبب کمی سرمایہ کے تعویق پڑ گئی۔ اور یہ کتاب لاجواب چھپنے سے رہ گئی۔ تو طالبان حق کو سخت صدمہ پہنچے گا اہل اسلام پر واجبات سے ہے۔ کہ اپنی اپنی قدر کے موافق خواہ یکمشت خواہ بطور چندہ ماہواری ضرور ادا فرمائیں۔ تاکہ اس کتاب کے حامی اور تائید کنندگان میں لکھے جائیں۔ اور اس متعدی ثواب کا جو قیامت تک روز افزوں رہیگا حصہ لیں۔ مدد نہ کر سکیں، تو کمتر درجہ اپنا اعتقاد تو درست رکھیں۔ جس صاحب کو اس کتاب کی نسبت جو کچھ حال دریافت کرنا ہو۔ وہ مجھ سے دریافت کرلے۔ یا لدھیانہ محلہ صوفیاں میں۔ میر عباس علی شاہ صاحب سے۔ یا منشی محمد حسین مہتمم مطبع ریاض ہند امرتسر سے۔ یا قادیان ضلع گورداسپور میں حضرت مصنف جناب میرزا غلام احمد صاحب دام فیوضہ سے

المشتہر

منشی احمد جان۔ مقام لدھیانہ۔ محلہ جدید احاطہ پنجاب
بمشورہ میر عباس علی شاہ صاحب۔ و بالاتفاق رائے
جماعت معاون براہین احمدیہ

تمدن اسلام

دنیوی علوم پر مسلمانوں کے احسانات

اس موضوع پر گذشتہ پرچوں میں کسی قدر لکھا جا چکا ہے یہ مضمون بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جس میں مسلمانوں کی بعض اور علمی میدانوں میں ترقیات کا ذکر کیا جاتا ہے

مسلمان اور تجارت

اعلیٰ درجہ کے موجد۔ صناع۔ مدبر۔ فصیح۔ شاعر۔ فلاسفر۔ ہیئت دان ریاضی کے ماہر۔ طب۔ سرجری۔ دوا سازی۔ علم النجوم۔ تاریخ نویسی وغیرہ بے شمار علوم میں پوری طرح پختہ کار اور دنیا کے استاد ہونے کے علاوہ مسلمان اعلیٰ درجہ کے تاجر بھی تھے۔ بارھویں تیرھویں۔ اور چودھویں صدی میں ان کی تجارت نہایت زوروں پر رہی ہے۔ Malaga - Almeria Cardiz. بارسیلونا اور Cartegena. ان کی برآمد کی بڑی بڑی بندرگاہیں تھیں۔ سپین بربر۔ مصر ابی سینیا۔ ہندوستان۔ چین مکہ۔ مدینہ۔ بصرہ۔ کوفہ۔ موصل۔ دمشق۔ بغداد اور میدان کے باہمی تجارتی روابط قائم تھے۔ افریقہ۔ جزائر غرب الہند اور ساحل مالابار پر عرب تاجروں کی نوآبادیات قائم تھیں سپین۔ اٹلی سسلی۔ فرانس اور قسطنطنیہ کے ساتھ بھی مسلمانوں کے تجارتی تعلقات قائم ہو چکے تھے۔ اور تجارت میں بھی مسلمانوں کی جدت طبع اپنے جوہر دکھا رہی تھی۔ نئے نئے سمندری اور کاروانوں کے لئے پیدل راستے دریافت ہو رہے تھے۔ جو شمالی افریقہ سنٹرل ایشیا۔ شمالی ہندوستان تک جاتے تھے۔ اور بغداد سے Caspean Sea کو چیرتے ہوئے سیدھے امریکہ تک پہنچتے تھے جنہیں سب سے قبل عربوں نے ہی فتح کیا تھا۔ مسلمانوں نے بحری فوج کو ترتیب دی۔ اور جہازات بنائے۔ اور بڑے بڑے عالیشان جہازوں کو تجارتی سامان سے بھر کر وہ پرانی منڈیوں سے بہت آگے نکل گئے۔ اور مشرق بعید سے انواع واقسام کی چیزیں خرید کر مغرب میں پہنچاتے۔ ملاحظہ ہو (Dr. Robertson's Disquisition p. 100) شہر تاجروں سے بھرے رہتے۔ اور عربی تاجروں کے قریباً ایک ہزار جہاز تجارتی اور مدافعانہ مقاصد کی خاطر ہر وقت مختلف سمندروں میں موجود رہتے۔ ایک انگریز مصنف Montcula نامی لکھتا ہے۔ عرب لوگ علوم کے واحد تحویلدار اور خزانچی تھے اور یہ انہیں کی تجارتی مہمات کا صدقہ ہے۔ کہ مغربی ممالک میں روشنی کی شعاعوں نے داخل ہو کر جہالت اور تاریکی کو کافور کر دیا۔

عربوں نے اپنی بندرگاہوں پر باقاعدہ ایکسپورٹ امپورٹ کے دفاتر کھولے محصول اور چنگی کے انتظامات باقاعدہ کئے ۔ گرین اور قراط کے اوزان جو آج کل سونا اور دوسری بیش قیمت اشیاء تولنے میں استعمال ہوتے ہیں ۔ سب سے پہلے عربوں نے ہی ایجاد کئے ۔ وہ تجارت اور خرید و فروخت کے متعلق اخبارات بھی شائع کرتے تھے ۔ اسی موضوع پر ایک عرب مصنف ابوالقاسم نے نہایت قیمتی کتابیں لکھی ہیں ۔

جنگی ایجادیں

عرب اس وقت گن پاؤڈر بنانا جانتے تھے ۔ جب اہل یورپ کو اس کا وہم و گمان بھی نہ تھا ۔ اور ان کی اس ایجاد نے دنیا کی فوجی حالت کا نقشہ ہی بدل دیا ۔ وہ گن پاؤڈر کو لڑائیوں اور دیگر ضروریات کے لئے استعمال کرتے ۔ اور تاریخ سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ۱۱۱۸ء میں مکہ کے محاصرہ کے موقعہ پر ایک قسم کا بم رائج تھا ۔ گیارھویں صدی میں شاہ تیونس اور امیر سویل میں جو جنگ ہوئی ۔ اس میں گن پاؤڈر کا استعمال کیا گیا ۔ اور ۱۲۷۳ء میں سلطان ابو یوسف نے سجلماسہ کے محاصرہ میں توپیں استعمال کیں ۔ ۱۳۰۸ء میں جبرالٹر کے محاصرہ کے موقعہ پر گن پاؤڈر کا استعمال ثابت ہے ۔ نیز ۱۳۲۵ء میں اسماعیل شاہ غرناطہ نے بھی اسے استعمال کیا ۔ ۱۳۴۲ء میں دو انگریز لارڈ ڈربی اور سالسبری Algeciras کے محاصرہ میں موجود تھے ۔ جس میں آتشیں اسلحہ جات کا استعمال عربوں کی طرف سے کیا گیا ۔ اور پاؤڈر کے ذریعہ گولیاں برسائی جاتی تھیں ۔ یہ دونوں انگریز اس ایجاد کو اپنے وطن میں لے گئے ۔ اور چار سال بعد Crecy کے معرکہ میں اس سے فائدہ اٹھایا ۔ اس کے علاوہ مسلمانوں نے ایسے ایسے خوفناک اور تباہ کن انجن بھی ایجاد کئے ۔ جن سے جنگ کے موقع پر کام لیا جاتا تھا ۔ غرضیکہ مسلمانوں نے توپ خانہ کا محکمہ باقاعدہ قائم کر رکھا تھا ۔ عبدالرحمٰن ثانی کی حکومت کے زمانہ میں Algecira کی بندرگاہ پر مسلمانوں کا زبردست بحری بیڑا تھا ۔ جو اس زمانہ میں سب سے زیادہ طاقتور سمجھا جاتا تھا ۔ اور خلیفہ رشید و مامون کے زمانہ میں سلطنت کے تمام اہم مقامات پر سامان جنگ کی ساخت کے لئے ڈیپو اور آرسنل قائم تھے ۔ میدان جنگ میں فوج کے ساتھ باقاعدہ اور ضروری سامان سے آراستہ ہسپتال موجود ہوتے ۔ اور قابل و ماہر طبیب و جراح موجود رہتے ۔ اور زخمی سپاہیوں کو اٹھا کر لانے کے لئے ایمبولینس کا استعمال بھی اسلامی لشکروں میں ثابت ہے ۔

موجودہ زمانہ کے سامان نقل و حمل مثلاً ریل گاڑیاں ۔ اور ٹریموے وغیرہ وغیرہ عربوں کی ایجادات کی صرف اصلاح و ترقی یافتہ صورتیں ہیں ۔ موجودہ زمانہ کی حیران کن ایجاد یعنی ٹیلیفون عرب بچوں کا ایک کھلونا تھا ۔ جسے وہ بطور تفریح استعمال کیا کرتے تھے ۔

آرٹ اور فن تعمیرات

اسلام نے آرٹ اور فن تعمیرات کو بھی انتہائی کمال تک پہنچا دیا ۔ اور ہسپانیہ کے مسلمان سنگ تراشی اور رنگ سازی میں اپنے ہمسایہ عیسائیوں سے بڑھ چڑھ کر تھے ۔ اسلامی اور عیسائی آرٹ آپس میں اس قدر مشابہ ہیں ۔ کہ بظاہر بہت کم فرق نظر آتا ہے ۔ اور اس وجہ سے اس شک کے پیدا ہونے کا امکان ہے ۔ کہ مسلمانوں نے یہ سب کچھ عیسائیوں سے نقل کیا ۔ لیکن یہ اعتراض حقیقت سے ناواقفیت پر مبنی ہے ۔ اس وقت اس کی تردید کے لئے لمبی چوڑی بحث کی گنجائش نہیں ۔ صرف ایک عیسائی مصنف Viardot نامی کی شہادت پیش کرنا کافی ہوگا ۔ جس نے لکھا ہے ۔ یہ خیال کہ مسلمانوں نے یہ فنون عیسائیوں سے سیکھے ۔ قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے ۔ کیونکہ اس زمانہ میں یورپ میں جو علوم رائج تھے ۔ وہ سب مسلمانوں کے ہی طفیل تھے ۔ اور اسی لئے یہ امر یقینی ہے کہ آرٹ بھی عیسائیوں نے مسلمانوں سے سیکھا ۔ نہ کہ مسلمانوں نے عیسائیوں سے ۔

یہ مسلمان صناعوں اور کاریگروں کا ہی حصہ تھا ۔ کہ انہوں نے روئے زمین پر ایسی ایسی عظیم الشان اور بلند و بالا عمارات کھڑی کر دیں جنہیں اس قدر علم و تجربہ میں ترقی کر جانے کے باوجود آج بھی ایک عجوبہ اور حیران کن شے سمجھا جاتا ہے ۔ اور مسلمانوں کی یہ عمارتیں اس زمانہ کی بنی ہوئی ہیں ۔ جب اہل یورپ مٹی کا ایک موزوں بت بھی نہیں بنا سکتے تھے ۔ آج سے سات سو سال قبل جب لندن کے شہر میں ایک بھی پبلک لیمپ نہ تھا ۔ سپین کے شہروں میں جو عربوں کے زیر فرمان تھے ۔ یہ حالت تھی ۔ کہ غروب آفتاب کے بعد ایک شخص پبلک لیمپوں کی روشنی سے بخط مستقیم دس میل تک چل سکتا تھا ۔ اور اس زمانہ میں جب کہ پیرس میں یہ حالت تھی کہ بارش کے دنوں میں پیدل چلنے والے کیچڑ میں دھنس جاتے تھے قرطبہ کی گلیاں پختہ بنی ہوئی تھیں ۔ اور باقاعدہ نالیاں اور پانی نکلنے کے راستے تھے ۔ اسلامی فرمانرواؤں کے محلات ایسی نفاست کے ساتھ آراستہ و پیراستہ ہوتے تھے ۔ کہ اس زمانہ کے شاہان انگلینڈ ۔ جرمنی ۔ فرانس وغیرہ کی رہائش گاہیں ۔ ان کے اصطبلوں کا بھی مقابلہ نہ کر سکتی تھیں ۔ کیونکہ وہ بعینہ ہندوستان کے دیہات کے مکانات کی طرح تھے ۔ یعنی نہ تو کوئی چمنی ہوتی تھی ۔ نہ روشن دان ۔ دھواں وغیرہ کے اخراج کے لئے چھت میں صرف ایک سوراخ بنا دیا جاتا تھا ۔ مختصر یہ کہ کوئی ایسی لائن نہ تھی ۔ جس میں مسلمانوں نے تمام دنیا کو پیچھے نہ چھوڑ دیا ہو ۔

نظارتوں کے اعلانات

نیت ہو تو توفیق مل جاتی ہے

سید محمد علی شاہ صاحب کانٹھ گڑھی نے ۱۹۱۱ء سے اپنی آمد اور جائداد کے ۱/۱۰ کی وصیت کی ہوئی ہے ۔ لیکن وہ تحریر فرماتے ہیں ۔ میرے دل میں اپنی وصیت ۱/۱۰ پر ہمیشہ پشیمانی رہی ۔ اور میرا نفس ہمیشہ ملامت کرتا رہا ۔ خیال آتا رہا ۱/۳ کی وصیت کر دوں اور مولا کریم سے خواہش مند رہوں کہ وہ ۱/۳ حصہ تک کی وصیت کرنے کی توفیق بخش دے ۔ اب مولا کریم نے محض اپنے فضل سے مجھے اس امر کی توفیق بخشی ہے کہ سردست اپنی وصیت کو ۱/۱۰ سے بڑھا کر ۱/۸ کی وصیت کر دوں ۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میری دلی خواہش کو پورا کرنے کی توفیق بخش دے یعنی ۱/۳ حصہ آمد اور جائداد کی وصیت کر دوں ۔"

اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کی اس قربانی کو قبول فرماوے اور انہیں اپنی دلی خواہش پورا کرنے کی توفیق بخشے ۔

سیکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان

رپورٹ کارگزاری انسپکٹر وصایا ضلع سیالکوٹ

مومن اپنی زندگی میں کسی وقت بھی خدمت دین سے غافل نہیں ہوتا ۔ چوہدری محمد حسین صاحب نے پنشن لینے کے بعد اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی ہے ۔ چنانچہ سیکرٹری مجلس کارپرداز نے ضلع سیالکوٹ کیلئے بطور انسپکٹر وصایا ان کی خدمات حاصل کی ہیں ۔ چوہدری صاحب موصوف باوجود ضعیف العمری کے بڑی محنت اور جانفشانی سے مختلف دیہات کا دورہ کر کے اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے ۔ آمین

ماہ مئی کی کارگزاری کی رپورٹ جو ان کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔ حسب ذیل ہے ۔

(۱) ۸۴ موصیان کی جو کہ ضلع کے مختلف دیہات میں رہتے ہیں تصدیق حیات کی ۔

(۲) ۷ احمدی احباب کو اللہ تعالیٰ نے وصایا لکھ دینے کی توفیق دی ۔ جو چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری کی کوشش کا نتیجہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ۔ میں ان کا ممنون ہوں ۔ کہ ان کی کوشش سے مجھے اپنی کارگزاری دکھلانے کا موقعہ مل گیا ۔

(۳) ۵ موصیان کے فارم تصدیق کی تصدیق کی گئی

باقی اضلاع کے لئے آنریری انسپکٹران وصایا کی ضرورت ہے

جو دوست اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں ۔ وہ [illegible] سیکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان

واقعات رسول اور مغلپورہ کے متعلق ضروری اعلان

۶ جون ۱۹۳۱ء کے الفضل میں میکلیگن کالج مغلپورہ اور انجینئرنگ سکول رسول کے افسوسناک واقعات کے متعلق جس رنگ میں خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق میں اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ ایڈیٹر صاحب الفضل کا اپنا ذاتی خیال ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اس سے ہرگز متفق نہیں ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ہم نے سٹرائیک کے طریق کو کبھی بھی پسندیدہ نہیں سمجھا۔ اور ہم اپنی روایات کے ماتحت ایسے بالکل جائز ہی نہیں خیال کرتے۔ موجودہ حالات میں تو خصوصاً یہ طریق ہمارے لئے نہایت ہی مضر ہے۔ مسلمان جبکہ پہلے ہی اپنی قلت کی وجہ سے اور بے سروسامانی کی وجہ سے ہر محکمہ میں اپنی ہمسایہ اقوام کے ظلم وستم کا شکار ہو رہے ہیں۔ اگر سٹرائک کرنا شروع کر دینگے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں ان کی ہستی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ ہمارے نزدیک اصولی رنگ میں اول تو کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا موقعہ ہی نہ لائے۔ لیکن اگر واقعات مجبور کریں۔ تو ایسی صورت میں طلبہ کو چاہیئے۔ کہ سب سے پہلے وہ اس بات کی پوری کوشش کریں۔ کہ اپنے افسران بالا کے پاس معاملہ کو پہنچائیں اور اگر وہ توجہ نہ فرمائیں۔ تو اپنی قوم کے مقتدر اصحاب اور اگر ضرورت ہو۔ تو اخبارات اور پبلک کے سامنے اپنی مشکلات کو پیش کریں کیونکہ وہ زیادہ آسانی سے اور موثر طریق پر ان کو دور کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اس طریق سے اول تو طلبہ کی زندگی خراب نہ ہوگی۔ اور دوسرے ان کی جائز شکایات زیادہ بہتر طریق پر دور ہو سکتی ہیں۔ لیکن جس رنگ میں ایڈیٹر صاحب الفضل نے طلبہ مغلپورہ کے خلاف لکھا ہے۔ ہمارے نزدیک قطعاً درست نہیں ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"وہ الفاظ جو پرنسپل کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں اگر فی الواقعہ پرنسپل کی زبان سے نکلے ہیں۔ تو نہایت ہی قابل مذمت ہیں۔ لیکن ان کی بناء پر طلبہ اور ان کی حمایت کرنے والوں نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ کسی لحاظ سے بھی دوراندیشانہ اور مضبوط بناء پر قائم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگر پرنسپل انکار کر دے۔ کہ اس نے اس قسم کے الفاظ نہیں کہے۔ چنانچہ ہندو اخبارات پرنسپل کی طرف سے یہی دلیلیں پیش کر رہے ہیں۔ کہ طلباء نے جو شکایت کی ہے۔ وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ پرنسپل نے ہرگز ان الفاظ کا استعمال نہیں کیا۔ (پرتاپ ۳ جون) پھر طلباء اور ان کے موجودہ رویہ میں ان کی حمایت کرنے والوں کے پاس کونسا ذریعہ ہے جس سے وہ یہ ثابت کر سکیں گے۔ کہ پرنسپل نے ضرور یہ الفاظ کہے ہیں"

میرے نزدیک ایڈیٹر صاحب الفضل کا یہ استدلال بالکل عجیب اور نرالا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ صرف پرنسپل اور ہندو اخبارات کے کہہ دینے سے کس طرح ۵۹ طلباء کے بیانات کو غلط اور خلاف واقعہ تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک طرف تو ہندو اخبارات کا بیان ہے جو آئے دن مسلمانوں کے خلاف خود تراشیدہ بیانات شائع کر کے ان کو کمزور کرنے کی خاطر ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ایک نہیں دو نہیں بلکہ اکٹھے ۵۹ طلباء اور پھر مختلف مقامات اور مختلف جماعتوں اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے اس بات پر متفق ہیں۔ کہ پرنسپل نے ان سب کے سامنے یہ الفاظ ضرور استعمال کئے ہیں۔ اخبارات کا بیان سماع پر مبنی ہے۔ اور طلباء کی اپنی سرگزشت ہے۔ اگر ۵۹ لوگوں کی شہادت قابل قبول نہیں تو معلوم نہیں ایڈیٹر صاحب الفضل کس طرح کسی واقعہ کے متعلق بھی کسی قسم کا ثبوت بہم پہنچا سکتے ہیں۔

دوسری بات ایڈیٹر صاحب نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ طلباء کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ انتظار کرتے۔ اور اگر پرنسپل واقعی ان سے ویسا ہی سلوک کرتا۔ جیسا اس نے کہا تھا۔ تو پھر انہیں کوئی کارروائی کرنا چاہیئے تھی۔ میرے نزدیک یہ بھی درست نہیں۔ جب ایک شخص علانیہ ایک قوم کو بحیثیت ایک قوم کے کھلا ہوا چیلنج دیتا ہے۔ اور اپنے اختیارات کے لحاظ سے وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اس بات کا انتظار کرنا کہ وہ اکیلے اکیلے مسلمان طلباء کی زندگی کو خراب کرنا شروع کرے۔ تو پھر اس کے خلاف احتجاج کیا جائے نہایت ہی ناعاقبت اندیشی کی بات ہے۔ یہ ہرگز آئین و قوانین کی پابندی نہیں کہلا سکتی۔ بلکہ صاف خودکشی کا مشورہ ہے۔ اور ایک ایسی قوم جو پہلے ہی ظلم وستم سے تنگ آئی ہو ہرگز ایسے مشورہ کو قبول نہیں کر سکتی۔ ان کے طریق عمل سے خواہ ہمیں اختلاف ہی کیوں نہ ہو اس میں شک نہیں کہ طلباء نے جس غیرت کا اظہار کیا ہے۔ وہ واقعی ضروری تھا اور قابل تحسین ہے۔ طلباء کی غلطی اس خطرناک غلطی کے مقابلہ میں جو پرنسپل نے کی ہے۔ ہرگز کوئی حقیقت نہیں رکھ سکتی۔ طلباء تو نوجوان اور جوشیلے ہوتے ہی ہیں۔ پرنسپل تو آئین اور اخلاق کا نگران ہوتا ہے۔ اس سے تو سلجھاؤ کی توقع ہوتی ہے۔ نہ کہ اشتعال انگیز کارروائیوں کی۔

انجینئرنگ سکول رسول کے مسلمان طلباء کے متعلق بھی جو کچھ ایڈیٹر صاحب الفضل نے تحریر فرمایا ہے۔ درست نہیں۔ رسول کے مسلمان طلباء جو ایک عرصہ سے ہندو دوکانداروں سے اپنے خورد و نوش کے سامان خرید کر اپنی ضروریات کو پورا کر رہے تھے۔ ایک موقعہ پر محبت اور دوستانہ تعلقات کو بڑھانے کے لئے ان ہی سے اشیاء خرید کر ان ہی کے برتنوں میں ان ہی کے ہاتھوں تیار کروا کے اپنے ہندو بھائیوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اور وہ آگے سے نہایت ہی حقارت آمیز لہجہ میں جواب دیتے ہیں۔ کہ "ہمارے مذہب میں آپ سے پرہیز ہے"۔ اول تو اسے مذہبی حکم بنانا ہی ایک ڈھکوسلہ معلوم ہوتا ہے۔ بہت سے تعلیم یافتہ ہندو بلاتکلف مسلمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھا پی لیتے ہیں۔ اور ولایت میں جا کر تو کسی قسم کا پرہیز بھی نہیں کرتے۔ دوسرے یہ ان کی کسی مستند کتاب میں درج نہیں۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر نہ کھاؤ۔ اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ واقعی ان کے مذہب میں ایسا کوئی حکم پایا جاتا ہے۔ تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا۔ جبکہ مسلمان طلباء ان کو اپنے ہاتھوں اشیاء تیار کر کے کھلاتے۔ انہوں نے تو خود ہندوؤں سے ہی تیار کروا کے ان کے آگے پیش کیا تھا۔ اس میں ان کے مذہب کو کونسا گزند پہنچ رہا تھا۔ جو انہوں نے حقارت آمیز لہجہ میں انکار کر دیا۔ اگر مسلمان طلباء فی الفور ہندوؤں سے بائیکاٹ نہ کرتے۔ تو واقعی ان کے لئے ڈوب مرنے کا مقام تھا۔ مسلمان طلباء نے جو کچھ کیا وہ واقعی بتقاضائے غیرت کیا۔ پھر وہ اپنے افسر سے شکایت کرتے ہیں۔ اور دو دن تک متواتر بھوکے رہتے ہیں۔ مگر نہ ان کے لئے مسلمانوں کی دکان کھلوانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور نہ باہر سے مسلمان دکانداروں سے خوردنی اشیاء خریدنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اگر ایڈیٹر صاحب الفضل کے مشورہ کے ماتحت وہ پرنسپل کی آئینی کارروائی کا انتظار کرتے تو نہ معلوم کتنے ایام ان کو مصیبت اٹھانا پڑتی۔ ایسے حالات میں ان کا چیف انجینئر کے پاس شملہ جانا ہرگز آئینی کارروائی کے خلاف نہیں۔ بلکہ عین آئینی طریق اختیار کرنا تھا۔ باقی رہا ایڈیٹر صاحب کا یہ فرمانا۔ کہ جب وہ اتنا عرصہ پہلے ہندوؤں کے ہاتھ سے کھاتے پیتے رہے تھے۔ تو یکلخت ان کا اس طرح انکار کر دینا مناسب نہ تھا۔ میرے نزدیک بالکل درست نہیں ہے۔ اگر کوئی عیسائی آج مسلمان ہو جائے۔ تو ایڈیٹر صاحب الفضل کی منطق کے مطابق اس کو سؤر کھانے اور شراب پینے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ کل تک وہ ان کا استعمال کرتا رہا ہے۔ نیکی اور شرافت کا تقاضا تو یہ ہے۔ کہ جونہی انسان کو اپنی غلطی کا علم اور احساس ہو۔ تو نہی وہ اس کی تلافی کرنا شروع کر دے نہ یہ کہ وہ اپنی پہلی حالت پر ہی قائم رہے۔ اگر کوئی شخص بیس سال تک نماز نہیں پڑھتا۔ اور آج اس کو سمجھ آ جاتی ہے۔ کہ مسلمان کے لئے نماز ضروری ہے۔ تو کیا وہ آئینی کارروائی کی خاطر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ کہ بالائی افسروں کی منظوری کا انتظار کرے۔ اور دو چار دن یا ایک ہی وقت نماز کو ترک کر دے۔ ہرگز نہیں۔ پس مسلمان طلباء رسول کا ایسے حالات میں یہ حق تھا۔ کہ پرنسپل ان کے لئے کھانے کی چیزوں کا مسلمانوں کے ہاتھ سے خرید کرنے کا انتظام کرواتا۔ اور اگر ادھر سے واقعی نامنظوری آ جاتی۔ تو طلباء کو جواب دیدیتا تا وہ مناسب کارروائی کرتے۔ مگر جو سلوک رسول کے طلباء سے کیا۔ وہ ہرگز عقلمندی نہیں تھا۔ اور نہ عقل و انصاف پر مبنی تھا۔

(خاکسار عبدالرحیم درد ناظر امور عامہ)

وصیتیں

نمبر ۳۴۵۱:- میں پیر اندتا ولد کرم دین قوم ترکھان ساکن بنیان تحصیل کھاریاں ضلع گجرات - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں - میرا گذارہ ترکھانہ کام کرنے پر ہو ماہواری آمدنی اس وقت اوسطاً بیس روپیہ ماہوار ہے - میں وصیت کرتا ہوں - کہ اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ تا زیست صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا - اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں گا - تو اس کی اطلاع صدر انجمن مذکور میں دوں گا - اور اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - میرے مرنے پر میری جو جائداد ثابت ہو - اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد:- بقلم خود پیر اندتا احمدی - گواہ شد:- محمد الدین سکنہ بنیان - گواہ شد:- فضل احمد سکنہ گگرالی

نمبر ۳۴۵۲:- میں محمد الدین ولد امام الدین قوم کھوکھر ساکن بنیان تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں - اور میرا گذارہ دوکانداری کی ماہوار آمدنی پر ہے - جس کا اندازہ بیس روپے ہے - میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل کرتا رہوں گا - اور اگر کسی قسم کی جائداد پیدا کروں گا - تو اس کی قیمت کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ہوگی - تو اس کے دسویں حصے کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد:- بقلم خود محمد الدین ولد امام الدین - سکنہ - بنیان گواہ شد:- بقلم خود پیر اندتا احمدی - گواہ شد:- فضل احمد ساکن گگرالی

نمبر ۳۴۵۳:- میں کرم النساء زوجہ پیر ولایت شاہ قوم قریشی صدیقی ساکن حال وارد شاہ مسکین تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے - زیور اور پارچات قیمتی دو صد روپیہ کے ہیں - مہر اپنے خاوند کو معاف کر چکی ہوں - سوائے اس کے اور کوئی میری جائداد نہیں ہے - میں جائداد مندرجہ بالا کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں - کہ اگر میری وفات کے بعد اس جائداد کے علاوہ کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس ... میں ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد:- کرم النساء بنشان انگوٹھہ - گواہ شد:- پیر ولایت شاہ خاوند موصیہ - گواہ شد - محمد یعقوب چغتائی محلہ دار الرحمت

نمبر ۳۴۶۶:- میں پیر ولایت شاہ ولد پیر رمضان شاہ سید ساکن شاہ مسکین ڈاکخانہ فیض پور کلاں تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۱۹۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

(۱) میری وفات کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو - اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی -

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - اراضی زرعی از قسم چاہی و نہری واقع موضع مقابل وارد شاہ مسکین تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ قریباً چالیس بیگھہ ہے - کاتب الحروف پیر محمد شاہ احمدی حال وارد قادیان - العبد:- پیر ولایت شاہ ولد رمضان شاہ گواہ شد:- پیر محمد شاہ احمدی کلرک محکمہ نہر منٹگمری - گواہ شد:- سردار احمد احمدی کلرک محکمہ انہار منٹگمری -

ضمیمہ وصیت نمبر ۴۵۶:- میں محمد عبد اللہ بوتالوی ولد مولوی محمد الدین صاحب قوم رہان راجپوت پیشہ ملازمت محکمہ نہر عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۱ء ساکن حال قادیان محلہ دار البرکات تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ مئی ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میں اس سے پہلے ایک وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر چکا ہوں اور اس کا سرٹیفکیٹ بھی مجھے مل چکا ہے - اس وصیت کا نمبر مقبرہ بہشتی کے رجسٹرات میں ۴۵۶ ہے جو ۳ جنوری ۱۹۱۳ء کو لکھی گئی تھی اب میں یہ ضمیمہ وصیت دوبارہ لکھتا ہوں - کہ اس کو میری سابقہ وصیت کے ساتھ شامل رکھا جائے - اور میری وفات کے بعد اس کے مطابق عمل درآمد ہو - میری موجودہ جائداد مکان سکونتی خود پختہ و خام محلہ دار البرکات قادیان ضلع گورداسپور میں واقع ہے - جس کی موجودہ قیمت تخمیناً ایک ہزار پانچ صد روپیہ ہے - اور اس میں میرے سابقہ مکان موضع بوتالہ سہروالہ جھنڈا سنگھ ضلع گوجرانوالہ کی قیمت بھی بعد فروخت مکان مذکور شامل ہو چکی ہے - میرا گذارہ علاوہ اس جائداد کے ماہوار آمدنی پر بھی ہے - جو کہ اس وقت تنخواہ معہ الاؤنس -/۴۵ روپے ہے - میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں - کہ میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو - اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک و قابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

العبد:- محمد عبد اللہ بوتالوی -

گواہ شد:- قاضی عبد اللہ بھٹی بی اے بی ٹی

گواہ شد:- ابو ایوب محمد علی بدوملہوی

ایک استانی کی ضرورت

احمدیہ گرلز سکول قادیان کے لئے ایک استانی جے - وی سند یافتہ کی ضرورت ہے - جو مخلص احمدی - خوش اخلاق اور ... ہو - خواہش مند جلد اپنی قلمی درخواستیں بمعہ نقول سارٹیفکیٹ و تصدیق و سفارش امیر جماعت یا سکرٹری تعلیم و تربیت یا سکرٹری لجنہ مقامی متعلق کیرکٹر و احمدیت میرے نام بھیج دیں - درخواست میں یہ بھی لکھیں - کہ عمر کیا ہے - مدرسی کا کتنا تجربہ ہے - کس کس سکول میں کام کیا ہے - اور کس سال کہاں سے جے وی پاس کیا ہے - جن امیدواروں کی درخواستیں پہلے ناظر صاحب تعلیم و تربیت کے دفتر میں پہنچ چکی ہیں - وہ بھی ان تفاصیل کے ساتھ دوبارہ درخواستیں بھیجیں - آخری تاریخ انتخاب کی ۳۰ جون ہوگی - نیز کم سے کم تنخواہ جس پر راضی ہو - وہ بھی لکھ بھیجیں -

خاکسار:- محمد اسماعیل سول سرجن مظفر گڑھ

پریزیڈنٹ کمیشن دفاتر صدر انجمن

پوسٹل ایڈووکیٹ دہلی

اس نام سے ایک ماہوار رسالہ اردو انگریزی میں شائع ہونا شروع ہوا ہے - جس کا مقصد تمام ہندوستان کے ان ملازموں کے مفاد اور حقوق کی حفاظت کرنا ہے - جو محکمہ ڈاکخانہ اور ریلوے میل سروس میں ملازم ہیں - مضامین متانت اور سنجیدگی کے ساتھ لکھے جاتے ہیں - اور شکایات مؤثر طریق سے حکام بالا کے گوش گذار کی جاتی ہیں - ہندوستان میں ان دونوں محکموں کے مسلمان ملازمین کی ایک کافی تعداد پائی جاتی ہے - وہ اگر توجہ کریں - تو اپنے پرچہ کو بہت کامیاب اور مفید بنا سکتے ہیں - اور اس کے ذریعہ اپنے حقوق کی حفاظت کر سکتے ہیں - رسالہ کی لکھائی چھپائی عمدہ ہے - قیمت صرف ایک روپیہ سالانہ - جو معمولی ہے - ہم اس محکمہ کے ملازمین سے توقع رکھتے ہیں - کہ رسالہ کے خریدار بنیں گے - اور اسے ترقی دینے کی کوشش کریں گے خط و کتابت کے لئے پتہ - پوسٹل ایڈووکیٹ دہلی کافی ہے -

شہید وفا

پچھلے دنوں جناب قاضی محمد علی صاحب مرحوم کی یادگار میں جو مشاعرہ ہوا تھا - اسکی نظموں کا مجموعہ مندرجہ بالا نام چھپکر شائع ہو گیا ہے چھوٹے سائز کے ۷۶ صفحات قیمت صرف ایک آنہ ہے - احباب متعدد کاپیاں منگوا کر اپنے مرحوم بھائی کی یاد تازہ کریں - ملنے کا پتہ:- قریشی محمد صادق صاحب ... قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

— حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ قانون انضباط حسابات (ساہوکارہ بل) مجریہ ۱۹۳۰ء یکم جولائی ۱۹۳۷ء سے نافذ ہو جائے گا۔ تمام وہ لوگ جو سودی لین دین کرتے ہوں اس کی تعمیل کرنے پر پابند ہوں گے

— حکومت پنجاب (وزارت زراعت) نے مغل پورہ کالج کے جھگڑا کے لئے تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جس کے ممبر مسٹر ایف۔ ایل۔ براؤن۔ آئی۔ سی۔ ایس جائنٹ کمشنر لاہور اور راجہ طالب مہدی خاں ممبر اسمبلی ہیں۔ تحقیقات فی الفور شروع کی جائیگی۔

— ۱۹ جون کو شملہ میں مسلم رہنماؤں کی بھوپال کانفرنس کے سلسلہ میں غیر رسمی گفتگو ہوئی۔ لیکن باقاعدہ کانفرنس دوشنبہ سے شروع ہو گی۔ قریباً سب لیڈر وہاں پہنچ گئے ہیں۔

— مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے فصل ربیع کے مالیہ سے ایک لاکھ روپیہ معاف کر دیا ہے۔

— حکومت بمبئی نے ایک ہفتہ وار نیوز بلیٹن جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تا پبلک کو صحیح صحیح سیاسی اطلاعات بہم پہنچائی جا سکیں۔

— نظام حیدر آباد نے محمد ... مارما ڈیوک پکتھال ایک انگریز نومسلم کو اپنی قلمرو کا پبلسٹی افسر مقرر کیا ہے۔

— ڈھاکہ کے قریب پولیس کی ایک پارٹی ایک گاؤں میں بعض ملزمین کی گرفتاری کے لئے گئی۔ مگر دیہاتیوں نے اس پر لاٹھیوں سے حملہ کر دیا۔ دو سپاہی سخت زخمی ہوئے پولیس نے گولی چلائی جس سے ایک دیہاتی ہلاک ہو گیا۔

— چونکہ گاندھی جی کی اہمیت روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے اس لئے ہندو اخبارات ان کے متعلق غلط باتیں شائع کرتے رہتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں لکھا گیا تھا۔ کہ سٹی میں جب آپ شملہ سے آ رہے تھے۔ تو انبالہ سٹیشن پر ان کی خاطر تین بار گاڑی کھڑی کی گئی۔ سرکاری محکمہ اطلاعات پنجاب نے اس کی تردید کی ہے۔ اور گاڑی کے چل کر صرف ایک دفعہ کھڑے ہونے کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ ڈاک کا ایک تھیلا رہ گیا تھا۔

— لاہور کی بیگم شاہی مسجد مستی دروازہ کے بعض بیرونی حصوں میں چونکہ سکھوں نے مداخلت شروع کر رکھی ہے۔ اور جبراً قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے حال میں مسلمانوں اور سکھوں میں فساد کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ جسے دور کرنے کے لئے مقامی لیڈر پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔ سکھوں کی دھینگا مشتی ہر جگہ خطرہ کا موجب ہو رہی ہے۔

— قوانین سرحد کی تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے شہادت دیتے ہوئے مسٹر ٹامسن ایڈیشنل سشن جج نے کہا۔ یہ قانون غیر ضروری اور غیر معقول ہے۔ محض اس لئے کہ سرحد کے پڑوس میں قبائلی علاقہ ہے۔ اس قانون کا قیام اور بحالی جائز نہیں ہو سکتی۔

— دار العوام میں سوال کیا گیا۔ کہ آیا ہندوستان میں صوبجاتی دستور اساسی کے لئے علیحدہ کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔ وزیر ہند نے جواباً کہا۔ موجودہ مرحلہ پر تو نہیں۔ لیکن جب حقوق رائے دہی اور علقہ ہائے انتخاب کی تفصیلات کے تصفیہ کا وقت آیا۔ تو ہر صوبہ کے لئے علیحدہ علیحدہ تحقیقات کرائی جائے گی۔

— سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ لارڈ سالسبری نے دار الامراء کی لیڈری ترک کر دی ہے۔ اور ان کی جگہ لارڈ ہیلشم سابق ڈپٹی لیڈر نے لے لی ہے۔

— کانگریسی کمیٹی میں شدید پھوٹ کی وجہ سے چونکہ انتخابات کے موقع پر اکثر مقامات پر فساد ہو گئے ہیں۔ اس لئے صدر آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنے اختیارات کے رو سے انتخابات ۱۵ جولائی تک ملتوی کر دئے ہیں۔

— امریکہ میں اس وقت بیس کروڑ بشل گندم فالتو موجود ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے فیڈرل فارم نے اسے دنیا کی منڈیوں میں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس سے گندم کا نرخ اور بھی ارزاں ہو جائے گا۔

— بغاوت برہما ابھی بدستور ہے حکومت نے اس کے سرغنہ سیا سیان کی گرفتاری کے لئے دس ہزار روپیہ کے انعام کا اعلان کیا ہے ؂

— میسو لیجسلیٹو کونسل میں ایک ایسا بل پاس ہوا ہے جس کی رو سے ہندو عورتوں کو وراثت کے حقوق حاصل ہو سکیں گے اس سے قبل ریاست بڑودہ قانون طلاق نافذ کر چکی ہے۔ ہندو آہستہ آہستہ عملی طور پر اسلام کی طرف آ رہے ہیں۔

— مہاراجہ صاحب کوہاپور نے اپنی ریاست میں ہائی کورٹ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں ایک چیف جج اور دو سب آرڈینیٹ جج ہوں گے۔

— بیکاروں کی امداد کے لئے حکومت کے روبرو یہ تجویز پیش کی جا رہی ہے۔ کہ دریائے سندھ سے ایک نہر نکال کر کراچی تک لے جائی جائے۔ جو جہاز رانی اور آبپاشی کے کام آنے کے علاوہ کراچی کو پانی بھی مہیا کرے گی

— کلکتہ میں ایک عورت نے اپنے قیدی خاوند پر خرچہ کا دعویٰ کیا تھا۔ خاوند نے بوجہ قید اپنی معذوری ظاہر کی۔ عدالت نے دعویٰ خارج کر دیا۔

— کپورتھلہ اسمبلی میں ایک ریزولیشن پیش کیا گیا۔ کہ مہاراجہ صاحب اپنے زیر اہتمام ریاست میں ذمہ وار حکومت قائم کریں جو اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہو نہ ان کے سامنے۔ مگر یہ تجویز مسترد ہو گئی۔

— علاقہ بمبئی کی ایک ہندو بیوہ نے گاندھی جی کو چاندی کی ایک کرسی نذر کی ہے۔

— ایک ماہر کرنسی انگریز نے ڈیلی گزٹ لندن میں ایک اشتہار شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ حکومت ہند روپیہ کی شرح تبادلہ سولہ پنس مقرر کرے۔ ورنہ اس قدر اقتصادی نقصان پہنچے گا۔ کہ وہ دیوالیہ ہو جائے گی۔

— ملک برکت علی صاحب نے جو کٹر نیشنلسٹ ہیں۔ ہندوؤں کی اس شرارت پر شدید نکتہ چینی کی تھی۔ جو وہ اقلیتوں کی کانفرنس کی آڑ میں کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے اس بیان پر ماسٹر تارا سنگھ صدر سکھ سنٹرل لیگ خواہ مخواہ بیچ میں آ کودے ہیں اور لکھتے ہیں۔ کہ اصل تنازعہ سکھوں اور مسلمانوں کا ہے۔ اور سکھ کسی حالت میں بھی مسلمانوں کی آئینی اکثریت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

— سکھوں کو جو سوجھتی ہے نئی سوجھتی ہے۔ مرکزی سکھ ایسوسی ایشن نے ایک قرار داد منظور کی ہے۔ کہ پنجاب کے فرقہ وار مسئلہ کا حل اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اضلاع ملتان راولپنڈی وغیرہ کو صوبہ سرحد سے ملا دیا جائے۔ اور باقی اضلاع میں مخلوط انتخاب رائج ہو۔ شاید گرمی کی شدت اس پریشان خیالی کا باعث ہے۔

— دار العوام میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ ۱۹۳۷ء کے چند ماہ میں ہندوستان میں ۲۲ بلوے ہوئے۔ جن میں ۴۹ آدمی مارے گئے۔ رکا پور کے خونین حادثات علیحدہ ہوں گے۔ جہاں چار سو کے قریب آدمی قتل ہوئے۔

— بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ برما میں باغیوں کے سر نیزوں پر رکھ کر تشہیر کی گئی۔ حکومت نے اس کی تردید کی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ پولیس اور باغیوں میں تصادم کے بعد باغیوں کی بہت سی لاشیں تھیں۔ اور پولیس کی جمعیت کم تھی۔ اس لئے ان تمام کو اٹھا کر نہ لایا جا سکتا تھا۔ اس وجہ سے شناخت کے لئے صرف سر اتار کر لائے گئے ؂

— برما کے فساد زدہ علاقہ میں ڈاکہ زنی کی وارداتیں بہت ہو رہی ہیں۔ چنانچہ تین دن میں ۱۸ ڈاکے پڑے ؂

— یو۔پی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ضلع الہ آباد میں کوئی شخص تلوار نہیں رکھ سکتا۔ مستثنیات بھی منسوخ کر دی گئی ہیں اس کی وجہ مختلف مقامات پر ہندو مسلم کشیدگی ہے ؂

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا